بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰۔ ماہ صلح ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کل ... سے واپس تشریف لائے۔ اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور کے متعلق پونے گیارہ بجے کی اطلاع یہ ہے کہ حضور کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔

جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری کی تکلیف میں ہنوز کوئی فرق نہیں ہوا۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کے لڑکے مولوی عبدالرحیم صاحب کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ تکلیف زیادہ ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

جلد ۳۱ | ۳۱۔ ماہ صلح ۱۳۲۲ ہش | ۲۴ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ | ۳۱ جنوری ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۷

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲۴ ماہ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ

ترکی کے مسلمانوں کی حالت

قارئین جانتے ہیں۔ کہ آج کل ترک اخبار نویسوں کا ایک وفد ہندوستان کا دورہ کر رہا ہے۔ یہ وفد حکومت ہند کی دعوت پر آیا ہے۔ اور اسی کے پروگرام کے مطابق دورہ کر رہا ہے۔ ۲۸۔ جنوری کو جب وہ لاہور پہونچا تو مسلم اخباروں کے ایڈیٹروں کی طرف سے اس کے اعزاز میں ایک دعوت چائے دی گئی جس میں غیر مسلم اخبار نویسوں کے علاوہ دوسرے بہت سے معززین بھی مدعو تھے۔ یہاں تک تو بہت اچھا ہوا۔ لیکن اس دعوت کے موقعہ پر جو گفتگو ہوئی۔ وہ نہ ہوتی۔ تو بہتر تھا۔ اور ہم سمجھتے ہیں۔ کہ جن لوگوں نے اسلام کے ساتھ ترکوں کے تعلق کے بارہ میں بہت کچھ معلومات رکھنے کے باوجود اس مجلس میں اس موضوع کو چھیڑا۔ انہوں نے دوراندیشی کا اچھا مظاہرہ نہیں کیا۔ بہرحال جو گفتگو ہوئی۔ اس کا اقتباس ہم درج ذیل کرتے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں وفد کے لیڈر نے بتایا کہ ہمارے ملک میں مذہب اور پالیٹکس کا باہم کوئی تعلق نہیں۔ مذہب ایک انفرادی چیز ہے۔ اور افراد کا پرائیویٹ معاملہ ہے۔ اس کا حکومت کے نظام سے کوئی تعلق نہیں۔ آج سے ڈیڑھ سو سال قبل مذہب سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے ہمارے ملک میں کافی خون خرابہ ہوا۔ اب ہم کامیاب اور آزاد قوم ہیں۔ پھر فرسودہ طریقوں کو ہم استعمال کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ مولوی ظفر علی صاحب نے سوال کیا۔ کہ کیا آپ قرآن کی طرف واپس جانا نہیں چاہتے۔ اس کے جواب میں کہا گیا۔ نہیں ہرگز نہیں۔ ہم نے اپنے لئے نیا تخیل پیدا کرلیا ہے۔ اور مذہب کو الگ کر دیا گیا ہے۔ مولوی صاحب نے کہا۔ کہ ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ قرآن میں ہی سب کچھ ہے اس کے احکام اور پیغمبر کی حدیث کی روشنی میں نظام حکومت چلنا چاہیئے۔ اس کا جواب یہ تھا۔ کہ قرآن پر ہمارا عقیدہ ہے۔ مگر صرف عقیدہ ہی ہے نظام حکومت میں ان باتوں کا کوئی تعلق نہیں کسی ملک کا انتظام آپ قرآن کی آیات سے نہیں کر سکتے۔ کم از کم ترکی میں ایسا نہیں ہوتا۔ اس پر مولوی ظفر علی صاحب نے کہا۔ کہ آپ سخت غلطی پر ہیں۔ ترک لیڈر نے چمک کر کہا۔ اس غلطی ہی کی وجہ سے ہم آزاد ہیں۔ اور اتنی ترقی کر گئے ہیں۔ قرآن مقدس ہے۔ اور اس پر عقیدہ کی بات علیحدہ ہے۔ ایک اور صاحب نے سوال کیا۔ کہ جمال الدین افغانی کے اصولوں اور تخیل کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ اس کا جواب یہ تھا۔ کہ ان کے اور ہمارے خیال میں صدیوں کا فاصلہ ہے۔ ہمارے نزدیک ان کا تخیل درست نہیں بوسیدہ ہو چکا ہے۔

ایک سوال یہ تھا۔ کہ کیا آپ روزانہ نماز ادا کرتے ہیں۔ جواب میں کہا گیا۔ کہ سفر میں اس کی ضرورت نہیں۔ پھر پوچھا گیا۔ کہ اگر تمام مسلم ممالک کی فیڈریشن بن جائے۔ تو کیا آپ اس میں شامل ہونگے جواب میں کہا گیا۔ کہ ہمیں اس سے کوئی دلچسپی نہیں، ہمارے ملک میں اسے کوئی جگہ نہیں مل سکتی۔ پھر یہ سوال ہوا۔ کہ آپ پہلے مسلمان ہیں۔ یا ترک؟ اس کا جواب جو بہت جوش کے ساتھ دیا گیا۔ یہ تھا کہ "ترک"۔ بحوالہ پربھات ۳۰ جنوری۔

ہندوستان کے جن مسلمانوں نے ترکوں سے بڑی بڑی توقعات وابستہ کر رکھی ہیں۔ اور ان کے وجود پر نازاں ہیں۔ انہیں ان خیالات سے سبق حاصل کرنا چاہیئے یہ لوگ اپنے ملک اور اپنی قوم کی ترقی کے خواہاں اور اس کے لئے کوشاں تو ضرور ہیں۔ لیکن یہ خیال کہ ان کے ذریعہ دیگر ممالک کے مسلمانوں کی دینی یا دنیوی ترقی پر بھی کوئی اثر پڑے گا۔ ایک خیال خام ہے۔ ہندوستان کے مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ اپنی ترقی اور بہبودی کے لئے دنیا کی کسی طاقت۔ کسی حکومت، یا کسی قوم و ملت پر تکیہ نہ کریں بلکہ خدا تعالےٰ کے ساتھ تعلقات پیدا کریں۔ اور ان آسمانی ذرائع کی طرف توجہ کریں۔ جو اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کی ہر قسم کی ترقی کے لئے مہیا فرمائے ہیں۔

قادیان میں ڈپو کا تسلی بخش انتظام

قادیان کے نام نہاد احرار کا بقیۃ الباقیہ افترا پردازی سے باز نہیں آتا۔ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ یہاں گندم اور کھانڈ وغیرہ کی تقسیم کا نہایت اعلےٰ انتظام بذریعہ کارڈ سسٹم جاری ہوا ہے جس سے ہر خاص و عام بلا امتیاز مذہب و ملت فائدہ حاصل کر رہا ہے اور اس انتظام کی خوبی۔ اور فیض رسانی کا ہر ایک کو اعتراف ہے۔ جن لوگوں نے دوسرے شہروں میں اس تکلیف اور پریشانی کو بچشم خود دیکھا۔ جو وہاں کے عوام الناس کو آٹا۔ کھانڈ اور اسی قسم کی دوسری اشیاء حاصل کرنے میں پیش آرہی ہیں۔ وہ قادیان میں حسن انتظام کی قدر و قیمت کا بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں۔ مگر یہ بات احراریوں کو بہت ناگوار ہے۔ کہ لوگوں کو کھانے کو کیوں مل رہا ہے۔ اور ناظر صاحب امور عامہ اور ان کے عملہ کی شبانہ روز سعی سے ہر قوم اور ہر مذہب کے لوگ کیوں آرام پا رہے ہیں۔ حالانکہ اس سعی سے وہ خود بھی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ وہ اس پر شکر گزاری سے کام لیتے مگر بجائے شکر گزاری کے نیش زنی کا شیوہ اختیار کر رکھا ہے اس سے قبل ایک بار انہوں نے حکام کے سامنے شکایت کی تھی۔ اور حکام نے پوری پوری تحقیق کے بعد اپنی ہر طرح تسلی کر لی تھی۔ کہ قادیان میں ڈپو کا انتظام تسلی بخش ہے۔ باوجود اس حقیقت کے جو بالکل آشکار ہے۔ یہ لوگ حقیقت پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے کسی نے احسان میں ایک نوٹ شائع کرایا ہے جس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے۔ کہ گویا موجودہ حسن انتظام ان کی کسی شکایت کا نتیجہ ہے۔ حالانکہ گزشتہ سال بھی انتظام تھا۔ اور امسال بھی انتظام کامیابی سے چل رہا ہے حکام ضلع۔ ڈپٹی کمشنر صاحب۔ ریذیڈنٹ مجسٹریٹ صاحب اور تحصیلدار صاحب علاقہ قادیان کے ڈپو کے ساتھ پوری ہمدردی کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں جس کے لئے سب اہل قادیان ان کے شکر گزار ہیں۔ ناظر صاحب امور عامہ اس ڈپو کے صدر ہیں اور وہ اپنے کارکنوں کے ساتھ شب و روز پوری محنت اور جفاکشی سے اپنے فرائض کو سرانجام دے رہے ہیں قطع نظر اس سے کہ کوئی شکر گزار ہو یا نہ ہو ہمیں اس کی کوئی پروا نہیں۔ کوئی احمدی کوئی نیک کام کسی انسان کو خوش کرنے کے لئے نہیں کرتا۔ ہمارے سب کام خدا کی رضامندی اور خدمت خلق کے لئے ہیں۔ اور اسی جذبہ کے ماتحت یہ خدمات سرانجام دی جا رہی ہیں:۔

دیہات میں تبلیغ کے لئے نوجوانوں کی ضرورت

قادیان ۲۹ جنوری۔ آج خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے پڑھا۔ جس میں فرمایا کہ میرا ارادہ ہے۔ کہ ایسے دیہاتی نوجوان جو پرائمری پاس یا مڈل تک پڑھے ہوئے ہوں۔ اور جو اپنی قابلیت کے لحاظ سے اپنے سامنے کوئی شاندار مستقبل نہیں پاتے۔ اور سرکاری ملازمت بھی کریں۔ تو زیادہ سے زیادہ پرائمری سکول میں ٹیچر وغیرہ ہو سکتے ہیں۔ دیہات میں تبلیغ کے لئے بطور مبلغ ملازم رکھے جائیں۔ انہیں ایک سال یا کچھ زیادہ عرصہ میں دین کے ضروری مسائل سے آگاہ کر دیا جائے گا۔ اور کچھ طب بھی پڑھا دی جائے گی۔ اور پھر ان سے دیہات میں مبلغ کا کام لیا جائے گا۔ دنیوی لحاظ سے وہ اتنی ترقی ضرور کر سکیں گے۔ جتنی ان جیسی قابلیت کے نوجوان کسی سرکاری محکمہ میں جا کر کر سکتے ہیں۔ اور خدمت دین کا ثواب اس سے زائد حاصل کر سکیں گے۔

حضور نے فرمایا ہندوستان کی نوے فیصدی آبادی دیہات میں بستی ہے۔ اس لئے ارادہ ہے۔ کہ دیہات میں تبلیغ کے لئے وسیع پیمانہ پر انتظام کیا جائے۔ حضور نے جماعت کے عہدہ داران کو ارشاد فرمایا۔ کہ وہ جلد از جلد اپنے اپنے ہاں کے ایسے نوجوانوں کی فہرستیں بنا کر ارسال کریں۔ تا جس قدر جلد ہو سکے۔ اس تحریک کو عملی طور پر شروع کر دیا جائے۔ یہ خطبہ انشاء اللہ تعالےٰ جلد شائع کیا جائے گا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد فراہمی گندم کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

قادیان میں باوجود فصل پر کافی مقدار گندم خریدنے کے بعض لوگوں کو گندم نہ ملنے کی دقت پیش آ رہی ہے۔ مجھے جلسہ سالانہ پر بعض دوستوں نے بتایا تھا۔ کہ ہم نے آپ کی تحریک پر ضرورت سے زیادہ گندم محفوظ کی ہوئی ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ جماعت ہائے احمدیہ لائل پور سرگودھا (اس ضلع نے پہلے بھی کافی گندم مہیا کی ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء) منٹگمری ملتان شیخوپورہ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ ماہ اپریل ۱۹۴۳ء (نئی گندم کے نکلنے کے وقت) تک کے مطابق گندم رکھ کر باقی گندم کا اندازہ کر کے مجھے اطلاع دیں اور قیمت کا بھی۔ نیز جو خرچ وہاں سے قادیان لانے کا ریل کا پڑتا ہو۔ تا کہ اگر خرچ مناسب ہو تو گندم کے منگوانے کا انتظام کیا جائے

مشقت کی مشق

خدام الاحمدیہ تحریک جدید کی فوج ہے۔ اس کا ہر رکن دین کا سپاہی ہے۔ سپاہی کی تیاری میں مشقت سے کام کرنے کی عادت کا بھی ایک بڑا حصہ ہوتا ہے۔ اور یہ عادت ہم میں وقار عمل سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر ہم وقار عمل سے یہ سبق سیکھیں۔ کہ مشکل کام ہمیں آسان نظر آنے لگے۔ اور مشقت ہمیں تکلیف نہ دے۔ تو یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اسی مقصد کے پیش نظر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خدام الاحمدیہ کے پروگرام میں ہاتھ سے کام کرنے کو داخل فرمایا۔ مجالس خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ وہ اپنے ہاں اس امر کا جائزہ لیتی رہیں۔ کہ کیا ان کے اراکین میں فی الواقعہ وقار عمل کی روح پیدا ہو رہی ہے یا نہیں۔ بہت سی مجالس میں کام باقاعدگی سے جاری ہے۔ جو مجالس اس کام میں پیچھے ہیں انہیں جلد اپنا قدم تیز کر کے کمی کو پورا کرنا چاہیئے۔ کہ تحریک جدید کی سکیم کا ایک حصہ خدام الاحمدیہ کی صحیح ٹریننگ بھی ہے۔

خاکسار ناصر احمد مہتمم شعبہ وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قرآن، سنت اور حدیث کے مدارج

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

دین اسلام کی بنیاد تین چیزیں ہیں۔ قرآن مجید، سنت اور حدیث۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے سنت کے اصلی معنی ظاہر کر کے اور اسے حدیث پر فوقیت دے کر اس کا ایک نیا معیار قائم کیا ہے۔ ورنہ پہلے لوگ سنت اور حدیث کو ہم مطلب چیزیں ہی سمجھتے تھے (دیکھو ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی)

ایک سناتا ہوں نکتۂ حکمت — جس سے احمدؑ کی سمجھ کو ہو عظمت
جو خدا نے کہا ہے قرآں میں — اس کو حاصل ہے سب پہ فوقیت
دوسرا مرتبہ ہے سنت کا — فعل حضرت۔ تعامل امت
تیسرا درجہ ہے حدیثوں کا — کہ حدیثیں ہیں قول آنحضرت
تین ہیں یہ ستون مذہب کے — جن پہ قائم ہے دین اور ملت
ان مراتب کا گر رکھو گے خیال — گمرہی سے نہ پاؤ گے زحمت
حق تعالےٰ تمہیں ہدایت دے — اور بخشے تم کو علم اور حکمت

ہے یہ تجدید حضرت مہدیؑ
ان پہ لاکھوں سلام اور رحمت

(آمین)

چندہ جلسہ سالانہ جلد بھجوایا جائے

عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ میں نے تمام عہدہ داروں کی توجہ کو اس طرف مبذول کیا تھا۔ کہ وہ مہربانی فرما کر چندہ جلسہ سالانہ دوستوں سے جلد از جلد وصول کر کے مرکز میں ارسال کریں۔ کیونکہ اخراجات جلسہ کے بل دفتر محاسب میں پڑے ہوئے ہیں۔ جن کی ادائیگی کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے

پھر عرض کیا جاتا ہے۔ کہ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ مہربانی فرما کر دوستوں سے جلد از جلد چندہ جلسہ سالانہ وصول کر کے بہت جلد ارسال کریں۔ امید ہے آئندہ کسی یاد دہانی کی ضرورت نہ پڑے گی (ناظر بیت المال)

اخبار احمدیہ

ولادت میرے ہاں ۱۷ دسمبر ۱۹۴۲ء کو لڑکا تولد ہوا۔ جس کا نام محمد اکبر خان محمود رکھا گیا اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار محمد اعظم خان قادیان

دعائے مغفرت (۱-۲) فاطمہ بی بی صاحبہ اور چودھری قائم علی صاحب از چک نمبر ۳۰ ضلع منٹگمری فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون (۳) چودھری محمد ابراہیم صاحب عزیز پور ڈوگری کے بھائی محمد علی صاحب ۷ جنوری کو فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون (۴) خان صاحب غلام محی الدین خان صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس رئیس و امیر جماعت احمدیہ کاٹھگڑھ ضلع ہوشیارپور جو نہایت مخلص احمدی تھے ۱۷ جنوری کو وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خاکسار عنایت اللہ خان خلیل مولوی فاضل از فیروزپور (۵) میری بھاوجہ آسیہ خانم صاحبہ بعمر ۱۶ سال کنہ پال میں ۳ جنوری کو فوت ہو گئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہاں صرف دو تین ہی احمدی تھے۔ جنہوں نے مرحومہ کا جنازہ پڑھا۔ مرحومہ متقی نماز روزہ کی پابند تھی۔ خاکسار (حاجی) اللہ دتا فائر مین انجن شیڈ ریلوے ماڑی انڈس (۶) میرے والد چودھری سید محمد صاحب ۱۳ جنوری کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خاکسار نادر علی شیخ پور ضلع گجرات۔ ان سب کی مغفرت کے لئے دعا کی جائے:۔

81

درس الحدیث

اِنسان ہی کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی تمام صفات کا ظہور ہوتا ہے

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

ایک حدیث میں ذکر آیا۔ کہ فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فجر و عصر کی نماز کے وقت مساجد میں فرشتے جمع ہوتے ہیں۔ یعنی جو فرشتے بوقت نماز فجر آئے تھے۔ وہ عصر تک مساجد میں رہتے ہیں۔ اور ان کی ڈیوٹی اس وقت تک ہوتی ہے جب تک دوسری جماعت فرشتوں کی نہ آجائے۔ یہ فرشتے خدا کے سامنے شہادت دیتے ہیں۔ کہ ہم تیرے بندوں کو تیری عبادت میں مصروف چھوڑ کر آئے ہیں۔ اس حدیث کے بیان میں فرمایا کہ خدا تعالےٰ کی مخلوقات کو صرف خدا تعالےٰ ہی جانتا ہے لا یعلم جنود ربک الا ھو۔ خدا تعالےٰ کی مخلوقات اس کثرت سے ہے۔ کہ اس کے سوا گننا تو درکنار کوئی جان بھی نہیں سکتا۔ زمین کی ہی مخلوقات دائرہ احصاء سے باہر ہے۔ کون ہے۔ جو ہوا اور سمندر کے کیڑوں کو گن سکے۔ پھر دوسرے کروں و سیارگان پر نظر دوڑاؤ۔ آفتاب و ماہتاب مریخ و مشتری وغیرہ ہیں۔ ان تمام میں خدا ہی جانے۔ اس کی مخلوقات کس قدر ہے۔ اسی طرح خدا کی ایک مخلوق نورانی فرشتے بھی ہیں۔ ان کی تعداد بھی کسی کو معلوم نہیں۔ حدیثوں میں آیا ہے۔ کہ زمین میں کوئی چار انگل جگہ ایسی نہیں۔ جہاں خدا کے فرشتے موجود نہ ہوں۔ ہزاروں لاکھوں کروڑوں خدا جانے کتنے فرشتے ہیں۔ جو کہ اپنی پیدائش سے لے کر آج تک عبادت میں مصروف ہیں اور قیامت کے دن وہ یہ کہتے ہوئے خدا کے حضور حاضر ہوں گے ما عبدنا حق عبادتک۔ اے خدا ہم تیری عبادت کا حق ادا نہیں کر سکے۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے۔ یہ سب خدا تعالےٰ کی صفات کا ظہور ہے۔ خدا تعالےٰ نے فرشتوں انسانوں۔ جانوروں کو پیدا کیا۔ یہ اس کی صفت خالقیت کا ظہور ہے۔ پھر تمام مخلوق۔ شجر و حجر تک اس کی عبادت و تسبیح میں مشغول ہیں۔ اس سے اس کا معبود ہونا ثابت ہوا۔ پھر خدا نے انسانوں و حیوانات وغیرہ مخلوق کے لئے رزق کا انتظام فرمایا۔ اس سے خدا کا رازق ہونا ثابت ہوا۔ پھر خدا تعالےٰ نے موت و حیات کو مقرر کیا ہوا ہے اس کا محی و ممیت ہونا ثابت ہوا۔ یہ تمام کارخانہ صرف اسی سے قائم ہے۔ کہ اس کا قیوم ہونا ثابت ہوا۔ وہ گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ گناہوں کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ کیونکہ وہ غفار و ستار ہے۔ غرض جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے یہ سب کچھ اس کی صفات عالیہ کا ظہور ہے اور انسان ہی ایسی مخلوق ہے جس کے ذریعہ خدا کی تمام صفات کا کامل طور سے اظہار ہوتا ہے جب خدا تعالےٰ کی عبادت گزار مخلوق (فرشتے) موجود تھے۔ تو خدا تعالےٰ نے آدم کو کیوں پیدا کیا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اسکی تمام صفات کا اظہار آدم ہی کے ذریعہ ہو سکتا تھا۔ انسان ہی ہے جس کے ذریعہ تمام اسماء الٰہی پورے ہو سکتے ہیں و علم آدم الاسماء یعنی آدم کو تمام اسماء سے آگاہی بخشی۔ جن کے ذریعے وہ تمام صفات الٰہی کا مظہر بن سکتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو۔ خدا نے سورج و زمین و چاند وغیرہ کو پیدا کیا۔ یہ تمام بے جان اشیاء ہیں۔ ان کو پیدا کر کے وہ خالق تو ٹھہرا۔ اور ان کا مالک و قیوم بھی ہوا۔ لیکن اس کا رازق ہونا ان کے ذریعہ ظہور میں نہیں آسکتا۔ جانوروں کو پیدا کر کے وہ ان کا مالک و رازق ہوا۔ لیکن خدا کا غفار و ستار ہونا جانوروں کے ذریعہ ثابت نہیں ہو سکتا۔ حیوانات گناہ سے بری ہیں۔ گناہ وہ کر سکتا ہے۔ جس میں عقل و خرد کا مادہ ہو۔ ہم ایک گائے کو بازار میں پھرتے ہوئے بے شرم نہیں کہتے۔ لیکن ایک مرد و عورت کے ننگے پھرنے پر ہم فوراً انہیں کہیں گے کہ کس قدر بے شرم و بے حیا ہیں۔ خلق ملائکہ سے خدا خالق ٹھہر سکتا ہے۔ محی ہو سکتا ہے۔ معبود ہو سکتا ہے۔ مالک ہو سکتا ہے۔ لیکن فرشتوں کے ذریعہ بھی خدا غفار نہیں ٹھہر سکتا۔ کیونکہ فرشتوں نے اپنی طرف سے تو کوئی فعل بجا لانا ہی نہیں یفعلون ما یؤمرون۔ ان سے کوئی غلطی سرزد ہو گی ہی نہیں۔ ہاں ایک مخلوق خدا انسان ہے۔ انسان کے ذریعہ خدا خالق و مالک۔ رازق۔ رحمان۔ رحیم۔ قیوم۔ غفار ستار وغیرہ وغیرہ سب کچھ ٹھہر سکتا ہے۔ انسان کو عاقل و مختار بنایا۔ انسان اگر غلطی کر کے خدا کے حضور معافی کا خواستگار ہو۔ تو خدا کی صفت غفاریت جوش میں آجاتی ہے۔ اور اس کے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔ انسان ہی ہے جس کے ذریعہ خدا کی مغفرت کا ظہور ہوتا ہے غرض تمام صفات صرف انسان کے ذریعہ ظاہر ہو سکتی ہیں۔ اللھم صل علی محمد و بارک وسلم۔

خاکسار شیخ غلام مجتبےٰ احمدی قادیان

تاریخ سلسلہ سے تعلق رکھنے والے اوراقِ پارینہ کا مطالعہ

(۱۷)

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی براہین احمدیہ پر ریویو کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"بعض یہ بھی اعتراض کرتے ہیں۔ کہ ان الہامات کی انگریزی میں غلطیاں بھی ہیں۔ جیسے اس فقرہ ملہمہ میں (جو بصفحہ ۴۸۰ کتاب موجود ہے) "آئی کین وٹ آئی ول ڈو" لفظ ویٹ غلط ہے۔ صحیح اس مقام پر لفظ وہٹ چاہیئے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اس غلطی کا الہام سے ہونا متیقن و متعین نہیں۔ جائز و ممکن ہے کہ الہام میں لفظ وہٹ ہو۔ مؤلف نے اس وجہ سے کہ وہ اس زبان اور حروف سے محض اجنبی و امی ہے ویٹ پڑھ لیا ہو۔ جو لفظ وہٹ کا ہم شکل و مشابہ ہے۔ جیسے لفظ ویٹ جو کتاب میں مکتوب ہے۔ اسی تشابہ کے سبب سے وہٹ پڑھا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ایک لائق انگریزی خوان (ڈپٹی سٹیشن ماسٹر بٹالہ) سے اس غلطی کا ذکر آیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے تو لفظ کو وہٹ ہی پڑھا تھا۔ بعد تحریر اس جواب کے اسی دن (جس دن یہ جواب لکھا جا چکا تھا) جناب مؤلف اس شہر بٹالہ میں جہاں میں اب ہوں تشریف لائے۔ اور آپ کی ملاقات کا اتفاق ہوا۔ تو میں نے آپ سے پوچھا کہ انگریزی الہامات آپ کو کس طور پر ہوتے ہیں۔ انگریزی حروف دکھلائے جاتے ہیں یا فارسی (اردو) میں انگریزی فقرات لکھے ہوئے دکھلائے جاتے ہیں۔ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ فارسی حروف میں انگریزی فقرات مکتوب دکھائے جاتے ہیں۔ جس سے مجھے اپنی تجویز کا یقین ہوا۔ اور معلوم ہوا۔ کہ یہ غلطی فہم یا تعبیر (جس سے کوئی گمراہی پیدا نہ ہو۔ اور نہ اس سے صدق ملہم یا الہام میں فرق آئے) اس قسم کی غلطیاں پہلے ملہمین مسلم الالہام سے بھی ہو چکی ہیں۔ اور یہ ان کے الہام میں خلل انداز نہیں سمجھی گئیں"۔ (اشاعت السنہ جلد ۷ نمبر ۱ صفحہ ۲۹۰-۲۹۱ سنہ ۱۸۸۴ء)

(۱۸)

"اس کتاب (براہین احمدیہ) کی خوبی اور رفع اسلام نفع رسانی اس کتاب کو بچشم انصاف پڑھنے اور ہمارے ریویو کو دیکھنے والوں کی نظروں میں مخفی نہ رہے گی۔ لہٰذا بحکم "ھل جزاء الاحسان الا الاحسان" کافۂ اہل اسلام پر (اہل حدیث ہوں خواہ حنفی شیعہ ہوں خواہ سنی وغیرہ) اس کتاب کی نصرت اور اس کے مصارف طبع کی اعانت واجب ہے۔ مؤلف براہین احمدیہ نے مسلمانوں کی عزت رکھ دکھائی ہے۔ اور مخالفین اسلام سے شرطیں لگا لگا کر تحدی کی ہے۔ اور منادی اکثر روئے زمین پر کر دی ہے۔ کہ جس شخص کو اسلام کی حقانیت میں شک ہو وہ ہمارے پاس آئے۔ اور اسکی صداقت دلائل عقلیہ قرآنیہ و معجزات نبویہ محمدیہ سے (جس سے وہ اپنے الہامات و خوارق مراد رکھتے ہیں) بچشم خود ملاحظہ کر لے پھر کیا اس احسان کے بدلے مسلمانوں پر یہ حق نہیں ہے کہ فی کس نہ سہی فی گھر ایک نسخہ کتاب اس کی ادنے قیمت دے کر خرید کر لیں۔ اور اس پر یہ شعر پڑھیں شعر

جائے چند دادم جاں خریدم :: بحمد اللہ کہ بس ارزاں خریدم

اب ہم اس ریویو کو اس دعا پر ختم کرتے ہیں۔ اے خدا اپنے طالبوں کے راہنما ان پر ان کی ذات سے ان کے ماں باپ سے تمام جہان کے شفقتوں سے زیادہ رحم فرما تو اس کتاب کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دے اور اس کی برکات سے انکو مالا مال کر دے۔ اور کسی اپنے صالح بندہ کے طفیل اس خاکسار شرمسار گنہگار کو بھی اپنے فیوض و انعامات اور اس کتاب کی اخص برکات سے فیضیاب کر آمین۔

وللارض من کاس الکرام نصیب

(اشاعت السنہ جلد ۷ نمبر ۱۱ صفحہ ۳۴۸)

(۱۹)

اس کے بعد سب سے آخر میں حاشیہ کے اندر یہ نوٹ لکھا ہے۔

"خریداری کتاب اشخاص ذیل سے حسب نشان ذیل ہونا چاہیئے قیمت کتاب فی نسخہ تمام و کمال جسقدر جلدوں میں ہو [illegible]

(۱) جناب مؤلف مرزا غلام احمد سے بہ نشان قادیان ضلع گورداسپورہ

(۲) میر عباس علی شاہ صوفی سے لودہانہ محلہ صوفیاں"

(۲۰)

مولوی محمد حسین صاحب ایڈیٹر اشاعت السنہ کی مختلف تحریروں سے ۱۹ اقتباس درج کئے جا چکے ہیں اب بیسواں اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ گو یہ اقتباس اشاعت السنہ کا نہیں بلکہ اخبار "چودھویں صدی" راولپنڈی کا ہے۔ مگر چونکہ یہ اقتباس بھی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے ہی تعلق رکھتا ہے اس لئے اشاعت السنہ کے اقتباسات کے ذیل میں ہی اسے شائع کیا جا رہا ہے۔ یہاں تک تو احباب نے معلوم کر لیا کہ مولوی محمد حسین صاحب لاہوری ثم بٹالوی نے کتاب براہین احمدیہ اور اس کے جلیل القدر مؤلف کے بارہ میں کیا کچھ کہا۔ اور کس بلند آہنگی کے ساتھ مخالفین کے اعتراضات کا قلع قمع کیا۔ اور اپنے حلقہ اثر میں انیسویں صدی کی اس معرکۃ الآراء تالیف کیطرف لوگوں کو متوجہ کیا۔ مگر یہ غالباً بہت کم لوگوں کو معلوم ہے۔ کہ مولوی صاحب موصوف نے صرف اپنی تحریروں پر ہی اکتفا نہیں کی۔ بلکہ اپنی تقریروں میں بھی بالالتزام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مرتبت عالی کا اظہار کرتے تھے۔ اور برملا حضور علیہ السلام کو اللہ کا ولی اور زیارت کے قابل ہستی بتاتے تھے۔ ۱۹۱۵ء کا واقعہ ہے کہ لاہور میں ایک بزرگ صحابی نے خاکسار کو بتایا تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جس زمانہ میں چینیاں والی مسجد واقع لاہور میں امامت کراتے تھے۔ تو عام طور پر اپنے وعظ میں یہ بھی کہا کرتے تھے۔ کہ جس نے اللہ کا ولی دیکھنا ہو وہ قادیان میں جا کر مرزا غلام احمد صاحب کو دیکھ لے۔ مگر افسوس کہ اس بزرگ صحابی کا نام اور ان کے صحیح الفاظ خاکسار کے حافظہ میں محفوظ نہیں رہے۔ مگر خدا کے فضل و کرم سے اس سے ملتی جلتی بلکہ اس سے واضح عینی شہادت ایک متعصب غیر احمدی مولوی کے قلم سے برآمد شدہ خاکسار کو اخبار چودھویں صدی راولپنڈی میں مل گئی ہے۔ جسے بلفظہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اس کے پڑھنے سے عیاں ہو جائے گا۔ کہ مولوی صاحب موصوف حضرت اقدس سے کسقدر عقیدت و اخلاص رکھتے تھے۔ اور کس والہانہ انداز سے حضور علیہ السلام کی جلالت شان کا اظہار فرمایا کرتے تھے۔ مولوی امام دین صاحب گجراتی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں عام طور پر حضور

ہوم کے خلاف اخبار چودھویں صدی میں مضامین لکھا کرتے تھے۔ اسی زمانہ میں انہوں نے اپنے ایک مضمون میں مولوی صاحب کے متعلق یہ بھی لکھا تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی "مسجد چینیاں والی (لاہور) میں جمعہ کے خطبہ میں علی الاعلان فرمایا کرتے تھے۔

عذاب سے قبل رسول کا آنا ضروری ہے

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری "جنگ کا اثر قحط اخذناھم بالسنین" کے عنوان سے لکھتے ہیں۔ "قرآن مجید میں قحط کو عذاب کی اقسام میں داخل کیا گیا ہے۔ گذشتہ زمانوں میں صرف غذا کا قحط ہوتا تھا۔ مگر آج ہمارے سروں پر ایسا عذاب نازل ہوا ہے۔ کہ ہر ایک چیز کا قحط ہے۔ یہاں تک۔ روپوں آنوں بلکہ پیسوں کا بھی قحط ہے" (اہلحدیث ۲۲ جنوری ۴۳ء)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ قانون بیان فرمایا ہے۔ کہ ہم عذاب نازل نہیں کرتے جبتک اتمام حجت کیلئے رسول نہ بھیج لیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب جب عذاب آنا تسلیم کرتے ہیں۔ تو بتائیں کہ اس زمانہ میں کونسا رسول آیا جس کی تکذیب کے نتیجہ میں یہ عذاب آ رہے ہیں۔ وہ یا تو کسی رسول کا پتہ بتائیں۔ کہ جو از روئے قرآن کریم اس عذاب سے پہلے آنا ضروری تھا۔ یا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کریں۔ ورنہ غیر مذاہب کے لوگوں کو قرآن کریم پر اعتراض کرنے کا موقع مل جائیگا۔ کہ اگر یہ قرآنی دعویٰ صحیح تھا۔ تو اس زمانہ میں اتمام حجت کے لئے کونسا رسول اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا؟

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ؎

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہوگئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:-

"اصل بات یہ ہے۔ کہ نبی عذاب کو نہیں لاتا۔ بلکہ عذاب کا مستحق ہو جانا اتمام حجت کے لئے نبی کو لاتا ہے۔ اور اس کے قائم ہونے کے لئے ضرورت پیدا کرتا ہے۔ اور سخت عذاب بغیر نبی قائم ہونے کے آتا ہی نہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ پھر یہ کیا بات ہے۔ کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے۔ اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اے غافلو! تلاش تو کرو شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے۔ جس کی تم تکذیب کر رہے ہو...... بغیر ...... قائم ہونے کسی رسول الٰہی کے یہ وبال تم پر کیوں آ گیا؟ جو ہر سال تمہارے دوستوں کو تم سے جدا کرتا اور تمہارے پیاروں کو تم سے علیحدہ کر کے داغ جدائی تمہارے دلوں پر لگا رہا ہے؟ آخر کچھ بات تو ہے۔ کیوں تلاش نہیں کرتے؟ اور تم کیوں اس آیت موصوفہ بالا میں غور نہیں کرتے جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ یعنی ہم کسی بستی پر غیر معمولی عذاب نازل نہیں کرتے جبتک ہم ان پر اتمام حجت کیلئے ایک رسول نہ بھیج دیں۔ اب تم خود سوچ کر دیکھ لو۔ کہ کیا یہ غیر معمولی عذاب نہیں جو تم کئی سال سے بھگت رہے ہو۔ تم وہ مصیبتیں دیکھ رہے ہو۔ جن کا تمہارے باپ دادوں نے نام بھی نہیں سنا تھا۔ اور جن کی ہزاروں برس تک اس ملک میں نظیر نہیں پائی جاتی۔" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۸، ۹)

کیا مولوی ثناء اللہ صاحب اور دیگر حق جو اصحاب قرآن کریم کے بیان فرمودہ قانون کی روشنی میں ان حقائق پر غور فرمائیں گے؟

خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ہے۔ تمام جماعتوں اور افراد کو یہ تاریخ یاد رکھنی چاہیئے۔ اور اس سے پہلے پہلے سال نہم کے وعدے میرے نام پر یا تحریک جدید کے دفتر میں بھجوا دینے چاہئیں۔

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

تین مفید موسمی پھل

"الفضل" کی ایک گذشتہ اشاعت میں قارئین کی توجہ میں تین موسمی سبزیوں کی طرف دلا چکا ہوں۔ مضمون ہذا میں تین موسمی پھلوں سے فائدہ اٹھانے کی تحریک کرتا ہوں۔ پھل آجکل کافی گراں ہو رہے ہیں۔ لیکن امیر اصحاب چائے کافی کیک بسکٹ اور ٹین اور ڈبوں کی مختلف خوراکوں کی بجائے انکا استعمال کر کے اخراجات میں زیادتی کئے بغیر کافی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ غریب احباب یہی کام سستی سبزی ترکاریوں سے لے سکتے ہیں۔

سیب

پھلوں کا بادشاہ مانا جا چکا ہے۔ اس لئے اسکا ذکر نہیں کیا گیا۔ اس کے متعلق اتنا کہہ دینا کافی ہے۔ کہ یہ مختلف حیاتین اور معدنی نمکیات کا بیش بہا خزانہ ہے یورپ میں یہ مقولہ زبان زد عام ہے کہ "ایک سیب روزانہ کھانے سے ڈاکٹر بلانے کی حاجت باقی نہیں رہتی"۔ ضعف اعصاب بے خوابی۔ وہم۔ مالیخولیا۔ دھڑکن ضعف قلب اور ضعف معدہ وغیرہ امراض میں سیب کامیاب غذائی دوا ثابت ہوتا ہے۔

مالٹا

مالٹا پھلوں کی ملکہ ہے۔ اس کے استعمال سے نہ بوجھ ہوتا ہے۔ نہ سردہ۔ سنگترہ اور مالٹا ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ مالٹا میں وٹامن سی بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اس لئے یہ سکروی۔ مسخورا۔ پائیوریا وغیرہ امراض میں بہت نافع ثابت ہوتا ہے۔ کیلشیم اور دوسرے معدنی نمکیات کی موجودگی کے باعث یہ جسمانی نشوونما دانت اور ہڈیوں کے مضبوط بنانے میں نہایت مفید رہتا ہے۔

مالٹا جوس جسم کی ایک ایسڈٹی ([illegible]) صفراء کا غلبہ اور خون کا جوش رفع کرنے میں بیش بہا خاصیت رکھتا ہے کسی دن آپ کی طبیعت سست ہو۔ بھوک بند ہو۔ چھاتی جل رہی ہو۔ تو آپ قبض کا ازالہ کرنے کے بعد اس دن خوراک کا ناغہ کریں صرف تھوڑا تھوڑا مالٹا جوس استعمال کرتے رہیں۔ شام تک اس کی خاصیت کا آپ کو بخوبی تجربہ ہو جائیگا۔

بعد دوپہر کی چائے کی بجائے اگر آپ مالٹا کا رس خالی یا انار، سیب۔ گاجر یا ٹماٹر وغیرہ کا رس پانی میں ملا کر ایک گلاس پی لیا کریں۔ تو صحت میں نمایاں ترقی ہوگی۔ اور قبل از وقت بڑھاپے سے بچے رہیں گے دودھ پیتے بچوں کو چمچہ چمچہ کر کے دو تین یا چار مرتبہ مالٹا جوس دینا از حد مفید ثابت ہوتا ہے۔ آجکل مالٹا کا موسم اپنے جوبن پر ہے صاحب استطاعت دوستوں کو اس سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

انار

جن مریضوں کی غذا طبی مشورہ کے ماتحت بند کی گئی ہو۔ انہیں غذائیت بہم پہنچانے میں انار بے حد کارآمد ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں فولاد اور شکر فواکہ کی بہت کافی مقدار پائی جاتی ہے۔ فولاد کی موجودگی کے باعث یہ جگر کو تقویت دیتا اور خون کے سرخ ذرات بڑھاتا ہے۔ اور مرض انیمیا (کمئی خون) کا موثر علاج ہے۔

کھٹ مٹھا قندھاری قسم کا انار بہترین ہوتا ہے۔ یہ ضعف جگر۔ ضعف معدہ و اصلاح قلب۔ ذیابیطس صفراوی بخاروں تپ محرقہ۔ دق و سل۔ خصوصاً آنتوں کی سل یرقان و خفقان میں بہت نفع مند ثابت ہوتا ہے۔ صفراء اور خون کے جوش کو تسکین دیتا ہے۔ اور قے و متلی دور کرنے میں بہتر سے بہتر دوائی سے افضل ثابت ہوتا ہے۔ اس کے استعمال سے حاملہ عورتوں کی مٹی کھانے کی عادت دور ہوتی اور چہرہ کی زردی رفع ہوتی ہے۔ جن لوگوں کو کمئی خون کی تکلیف ہو۔ انار کے رس کا ایک گلاس روزانہ ان کے لئے نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوتا ہے مشین کے ذریعہ اس کا رس نکال کر استعمال کرنا چاہیئے۔ یا دانے خوب چوس کر بیج پھینکتے جانا چاہیئے۔ انار چونکہ ہر موسم میں نہیں مل سکتا۔ اس لئے اس کا شربت اور

شربت تیار کر لیا جاتا ہے۔ مگر جو فائدہ تازہ پھل سے حاصل ہوتا ہے۔ وہ اور طرح نہیں ہو سکتا۔

کیلا

سیب۔ مالٹا اور انار تو اپنی مصفّے خون خاصیت کے باعث مفید ہیں۔ لیکن کیلا غذائیت بہم پہونچانے کی وجہ سے ہمارے لئے بہت کارآمد پھل ہے۔ کیلا ہمیشہ خوب پختہ حالت میں استعمال کرنا چاہیئے۔ اس کا چتری دار بن جانا ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہ پوری طرح پک گیا ہے۔ اور اس کے نشاستہ دار اجزاء کافی حد تک گلوکوز اور سکروز یعنی شکر ذائقہ میں تبدیل ہو چکے ہیں پھلوں کی یہ کھانڈ فوراً ہضم ہو کر جسم میں جذب ہو جاتی ہے۔ اسی لئے تیار پختہ کیلا قوت و توانائی بخش غذا کا کام دیتا ہے۔ دوسری نشاستہ دار غذاؤں کی نسبت زود ہضم ہونے کی وجہ سے دماغی کام کرنے والوں کمزور دل اور بچوں کے لئے بہت مفید ہے۔ کمزور ہاضمہ اور بچوں کو کیلا اچھی طرح کچل کر دینا چاہیئے۔ اس طرح کچلے ہوئے کیلا میں حسب خواہش تازہ یا گرم دودھ یا کریم و بالائی کا اضافہ کر لیا جائے۔ تو نہایت عمدہ ناشتہ بن سکتا ہے۔ رات کی بھیگی ہوئی کشمش، شہد وغیرہ اس میں بڑھا کر اس ناشتہ کے ذائقہ اور افادیت میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

کیلا میں بیماری و چھوت کے لئے قوت مدافعت پیدا کرنے والے حیاتین الف اور اعصاب و آلاتِ انہضام کو قوت دینے والے حیاتین ب اور عضلات و ہڈیوں کو نشو و نما بخشنے والے وٹامن سی کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں علاوہ ازیں اس میں پوٹاسیم اور کیلسیم وغیرہ مِنرل سالٹس بھی کافی مقدار میں موجود ہوتے ہیں۔ یہ سب چیزیں ہماری صحت و تندرستی کے لئے ضروری ہیں۔ کیلا کے استعمال میں محتاط رہنا چاہیئے۔ زیادہ مقدار میں اس کا کھانا یا نیم پختہ حالت میں کھانا ثقل گرانی اور قبض کا باعث ہوتا ہے۔ ورنہ ویسے کیلا خفیف ملین بھی ہوتا ہے۔ آخر میں یہ ذکر کرنا بھی مناسب ہوگا۔ کہ بہت سی امراض کا علاج موزوں و مناسب غذا کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ بالخصوص امریکہ و یورپ میں اس کا رواج عام ہو رہا ہے۔ اس سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کے لئے مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ بہت مفید ہوگا:۔

(1) Health Via Food

By Dr H. Hay., M.D

(2) Healthful Diet

By Dr. C. H. Mankl M.D.

خاکسار۔ عبد القیوم خاں سفیر تجارتی احمدیہ بلڈنگ بٹالہ

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

گیانی واحد حسین صاحب اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ بوجہ بارش کسی جگہ کا دورہ نہ کیا جا سکا۔ بلکہ ہیں انفرادی تبلیغ کی گئی۔ دو گیانی صاحبان سے تبادلہ خیالات کیا گیا۔ جو خدا کے فضل سے اچھا اثر لے کر گئے۔

(۲) خواجہ خورشید احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ:۔ عرصہ زیر رپورٹ میں دس مقامات کا تبلیغی دورہ کیا گیا۔ اور گیارہ تبلیغی و تربیتی لیکچر دئیے گئے۔

(۳) عبد الحکیم صاحب سیکرٹری تبلیغ شام چوراسی تحریر کرتے ہیں کہ عرصہ زیر رپورٹ میں ۷۵ مختلف تبلیغی کتب برائے مطالعہ احمدیہ لائبریری شام چوراسی سے دی گئیں۔ پچاس ۵۰ مختلف خیال لوگوں کو بذریعہ تبادلہ خیال پیغام حق پہونچایا گیا۔

مہتمم نشر و اشاعت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

قاہرہ ۲۹ جنوری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ کل آٹھویں فوج نے مغرب کی طرف پیش قدمی جاری رکھی ٹیونیشیا کی سرحد سے تیس میل کے فاصلہ پر دونوں فوجوں نے ایک دوسرے پر شدید گولہ باری کی۔ جنوبی اٹلی میں دشمن کی ریلوے لائنوں پر اتحادی طیاروں نے زبردست بم باری کی۔ چونکہ موسم خراب تھا۔ اسلئے زیادہ سرگرمی نہیں دکھائی جاسکی۔ ان حملوں کے بعد سب طیارے واپس آگئے۔ جنرل منٹگمری کی فوجیں مشرق کی طرف سے ٹیونیشیا پر بڑھ رہی ہیں۔ اور دوسری طرف جنرل آئزن ہوور کی فوجیں مغرب کی طرف دشمن پر بڑھ رہی ہیں۔ معجز الباب میں دشمن کے اگلے مورچوں پر حملہ شروع کر دیا ہے۔

لاہور ۲۹ جنوری۔ ترک اخبار نویسوں کا وفد آج کپورتھلہ گیا۔ کل واپس آجائے گا۔

لاہور ۲۹ جنوری۔ کل ۱۰ برسوں یہاں جو سکھ ایجوکیشنل کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس کی صدارت کے لئے آج ڈاکٹر مونجے یہاں آگئے۔ ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔

ماسکو ۲۹ جنوری۔ سرخ فوجیں اب وورونیش سے بہر آگے بڑھ رہی ہیں اور ۳۳ مزید دیہات پر قبضہ کر چکی ہیں۔ انہوں نے ساڑھے بارہ میل پیشقدمی کی کسٹورنیا میں دشمن کے ۳ ہزار آدمی مارے گئے۔ اور ۹½ ہزار پکڑے گئے۔ ایک روسی فوج آرماویر کے جنوب مغرب سے بڑھتی جارہی ہے۔ روسی فوج اب مائیکوپ سے صرف بیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ ڈان کے علاقہ میں جرمن دھڑا دھڑ ہتھیار ڈال رہے ہیں۔ سٹالن گراڈ کے سامنے اب دشمن کی فوج سوا دو لاکھ میں سے صرف پانچ چھ ہزار رہ گئی ہے۔

لنڈن ۲۹ جنوری۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ اتحادی طیاروں نے جنوب مغربی بحرالکاہل کے علاقہ میں دشمن کے دس ٹھکانوں پر حملے کئے۔ ڈچ تیمور کے ہوائی اڈہ پر بھی حملہ کیا گیا۔ نیوگنی میں بھی دشمن کے ٹھکانوں پر حملے کئے گئے۔

بنکاک ۲۹ جنوری۔ آسام ریڈیو نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ پان چھالیہ کا استعمال ترک کر دیں۔

واشنگٹن ۲۹ جنوری۔ مسٹر روزویلٹ کاسابلانکا سے واپس جاتے ہوئے دو دن برازیل میں ٹھہرے اور وہاں کے صدر سے ملاقات کی۔ ملاقات میں گفتگو کی تفاصیل عنقریب شائع ہوں گی۔

دہلی ۲۹ جنوری۔ فلائنگ پائیلٹ فلنگ نے پندرہ جنوری کی رات کو کلکتہ پر حملے کے وقت تین جاپانی طیاروں کو چار منٹ میں زمین پر گرا دیا تھا۔ ملک معظم نے ڈسٹنگوشڈ فلائنگ میڈل دیا ہے۔ پائیلاٹ کی عمر صرف اکیس سال ہے۔

دہلی ۲۹ جنوری۔ انڈین کمانڈ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کئی دن اور رات میں دشمن کے کئی ٹھکانوں پر برما میں حملے کئے گئے۔ جزیرہ کمایاٹو اور اکیاب میں خاص طور پر حملوں کا زور رہا۔ دو دیہات پر بم باری کی گئی۔ نیچے اترتے ہوئے بعض طیاروں نے دشمن کی کشتیوں کو بہت نقصان پہنچایا۔ اراکان کے ساحل کے ساتھ ساتھ بھی حملے کئے جاتے رہے۔ ان حملوں کے بعد سب طیارے واپس آگئے۔ دشمن کا ایک طیارہ کل جنوب مشرقی بنگال پر دیکھ بھال کیلئے پرواز کرتا دیکھا گیا۔

لنڈن ۲۸ جنوری۔ آج لیبر پارٹی کے ایک ممبر نے جب مسٹر ایمری سے ہاؤس آف کامنز میں کہا۔ کہ وہ کانگرسی رہنماؤں اور غیر کانگرسی نمائندوں کے درمیان ملاقات پر سے پابندیاں اٹھادیں تاکہ وہ سیاسی واقعات کی رفتار پر آپس میں بات چیت کر سکیں۔ تو مسٹر ایمری نے جواب میں کہا کہ اس سلسلہ میں جو فیصلہ حکومت ہند نے کیا تھا مجھے کوئی وجہ دکھائی نہیں دیتی کہ میں انہیں اسپر نظرثانی کے لئے کہوں۔

برلن ۲۸ جنوری۔ ایک جرمن اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مشرق میں دشمن کی فوج سخت دباؤ ڈال رہی ہے۔ وورونیز کے مغرب میں نہایت شدت کی لڑائی جاری ہے ہماری فوجیں لڑتی ہوئی پیچھے ہٹ رہی ہیں۔

لنڈن ۲۸ جنوری۔ وشی ریڈیو نے کل رات اعلان کیا ہے کہ ٹیونیشیا میں امریکی فوجوں نے جو طبیہ کے گرد و نواح میں پہلے سے ہی جمع تھیں۔ آفنسو شروع کر دیا ہے۔ امریکی آگے بڑھتے ہوئے دستے محوری فوجوں کی باہر کی چوکیوں پر حملے کر رہے ہیں۔

سیالکوٹ ۲۷ جنوری۔ پولیس نے مخبر کی اطلاع پر علاقہ نارووال سے ۵ سیر وزنی بم قبضہ میں کیا۔ کوئی گرفتاری عمل میں نہیں لائی گئی۔

چنگکنگ ۲۸ جنوری۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جاپانی فوجوں نے صوبہ ہوپی کا جنوبی علاقہ جس سے چھین لیا تھا۔ وہ دوبارہ آزاد کرا لیا گیا ہے۔ یونن اور برما کی سرحد پر جاپانی فوجیں کنلانگ سے مشرق کی طرف پیش قدمی کر رہی ہیں۔ یہ مقام لاشیو کے شمال مشرق میں اسی میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اسوقت جنگ چین کی سرحد کے بالکل باہر جاری ہے۔

چنگکنگ ۲۸ جنوری۔ جاپانیوں نے ۲۴ جنوری کو شمالی چین کے ایک مورچہ پر حملہ کر کے زہریلی گیس استعمال کی۔ مگر ہوا کا رخ بدل جانے سے الٹے جاپانیوں کے ایک سو سپاہی مر گئے۔

لنڈن ۲۸ جنوری۔ پیرس ریڈیو نے جسپر جرمنوں کا قبضہ ہے۔ اعلان کیا ہے کہ معجز الباب میں مقیم برطانی اور امریکن فوجوں نے محوریوں کی فارورڈ پوزیشنوں پر زبردست حملہ شروع کر دیا ہے۔ آج ٹیونیشیا میں مختلف محوری اڈوں پر بمباری کی گئی۔

لنڈن ۲۹ جنوری۔ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ہٹلر کے برسراقتدار آنے کی دسویں سالگرہ پر جرمنی میں کوئی خاص مظاہرہ نہیں ہوگا۔

لنڈن ۳۰ جنوری۔ جنرل جیرو نے اعلان کیا ہے۔ کہ میرا اور جنرل ڈیگال کا مقصد ایک ہے یعنی جرمنی کو شکست دینا۔ اور ہم اس کام میں ایکدوسرے کا ہاتھ بٹائیں گے۔ ۱۹۴۰ء میں فرانس کو جو ذلت ہوئی۔ ہم اسے مٹانا چاہتے ہیں۔ امریکہ اور برطانیہ اس کام میں ہماری مدد کر رہے ہیں اگرچہ شمالی افریقہ کی فرانسیسی فوج سے دشمن نے ہتھیار چھین لئے تھے۔ پھر بھی اس نے بہت کام کر دکھایا ہے۔

واشنگٹن ۲۸ جنوری۔ اسی سال ٹوکیو اور ناگاساکی کو ملانے والی سمندر کے اندر خشکی کی چھ میل لمبی گذرگاہ کا افتتاح کیا جائیگا۔ یہ جاپان کی دوسری اسی قسم کی گذرگاہ ہے پہلی گذرگاہ پر چھ سال لگے تھے۔ اور دس لاکھ مزدوروں نے کام کیا تھا۔ ناگاساکی مشہور بحری اڈہ ہے۔

لنڈن ۲۸ جنوری۔ حال ہی میں لنڈن پر جو بمباری ہوئی تھی۔ اسمیں لنڈن کے سکول کے بچوں کا بھاری جانی نقصان ہوا۔ اگرچہ یہ نقصان دو سال پہلے کے حملوں کے نقصان سے زیادہ نہیں۔ مگر عوام کو اس سے بہت صدمہ ہوا۔ نقصان کی وجہ یہ ہے کہ اخباروں نے لکھنا شروع کر دیا کہ جرمن ہوائی فوج کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ لوگوں نے سمجھنا شروع کر دیا کہ خطرہ دور ہوگیا ہے۔ پھر جب فضا میں ہوائی جہازوں کی لڑائیاں ہوتی ہیں تو لوگ پناہ لینے کی بجائے انہیں دیکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ رائل ائرفورس فضا میں تو دشمن کا مقابلہ کر سکتی ہے لیکن ان احمقوں کو بچا نہیں سکتی جو غیر ضروری طور پر خطرہ مول لے لیتے ہیں۔

لنڈن ۲۸ جنوری۔ انگلستان میں بچوں کی پیدائش کی رفتار کم ہو رہی ہے۔ اس کا مقابلہ کرنیکے لئے مسٹر چرچل کے لڑکے میجر رنڈولف چرچل نے تجویز کی ہے کہ تیسرے اور چوتھے بچے کی پیدائش پر گورنمنٹ دس شلنگ فی ہفتہ الاؤنس دے۔ آپ نے کہا۔ کہ اگر بچوں کی پیدائش کی رفتار اسیطرح کم رہی۔ تو ایک سو سال تک برطانیہ میں صرف چالیس لاکھ باشندے رہجائیں گے اور برطانیہ ایک بڑی طاقت نہیں رہیگا۔

لنڈن ۳۰ جنوری۔ کل دن کیوقت برطانی طیاروں نے برٹینی میں ایک تین سو فٹ اونچے پل پر بمباری کی۔ ہالینڈ اور شمالی فرانس اور بلجیم میں بھی دشمن کے ٹھکانوں اور ریلوے انجنوں پر حملے کئے گئے۔ ناروے کے پاس دشمن کا ایک بہت بڑا مال لیجانے والا جہاز برباد کر دیا گیا۔

لنڈن ۳۰ جنوری۔ نائب وزیر ہند نے کل ہاؤس آف لارڈز میں کہا۔ ہندوستان میں خوراک کا مسئلہ بہت ٹیڑھا سا ہے لیکن یہ قحط نہیں۔ غلہ کی کمیابی کا اثر شہروں اور کچھ دیہات تک ہی ہے۔ دو تین مہینوں میں وسادر سے گندم آجائیگی۔

لنڈن ۳۰ جنوری۔ گوڈال کنار میں امریکن فوج نے دشمن کی ایک مضبوط چوکی پر قبضہ کر لیا ہے۔ بہت سا سامان بھی اس کے ہاتھ آیا۔ ایک اور علاقہ میں دشمن کی دو چوکیوں کا صفایا کر دیا گیا۔

قاہرہ ۳۰ جنوری۔ برطانی طیاروں نے مالٹا سے اڑ کر پچھلے چند روز میں اٹلی اور سسلی میں ۷۲ اطالوی ٹرینوں کو نشانہ بنایا۔ اور ۲۳ انجنوں کو برباد کیا یا نقصان پہنچایا۔

ماسکو ۳۰ جنوری۔ شمالی کاکیشیا میں روسیوں نے کوباٹکن کے اہم جنکشن پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ کوبان کے کنارے پر واقع ہے اور بڑا اہم شہر ہے۔ وورونیش کے محاذ پر بھی روسیوں کو اور کامیابیاں ہوئی ہیں۔ اور انہوں نے مغرب کی طرف ہٹنے والے دشمن کا رستہ کاٹ دیا ہے۔ روسی ۵۰ میل لمبے محاذ پر ہلہ بول کر دشمن کے مورچوں میں گھس گئے۔ بارہ ہزار جرمن مارے گئے اور ۱۳ ہزار پکڑے گئے۔ وورونیش کے محاذ پر اب تک ۶۴ ہزار جرمن پکڑے جاچکے ہیں۔ ۱۰۳ جرمن ٹینک۔ ۳۴۰ توپیں ۱۲۰۰ لاریاں اور سامان سے بھری ہوئی ۴۲ ٹرینیں روسیوں کے قبضہ میں آگئی ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر